جلد ۳۵ | یکم ماہ امان ۱۳۲۶ ہش | ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ | یکم مارچ ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۱

201

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق ۸½ بجے شام کی اطلاع منظر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی طبیعت نقاہت کی وجہ سے زیادہ ناساز رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

کل شام مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کی صاحبزادی امۃ الشافی صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جن کا نکاح نعمت اللہ صاحب صدیقی ابن ماسٹر فقیر اللہ صاحب مسلم ٹاؤن لاہور سے ہوا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے شمولیت فرما کر دعا فرمائی۔

اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَاءٍ مَّعِیْنٍ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جو دنیا کی حالت ہو چکی تھی اس کا مختصر سا خاکہ ایک مسلمان مصنف نے ان الفاظ میں اتارا ہے۔

"چھٹی صدی مسیحی بلا اختلاف تاریخ انسانی کا تاریک ترین و پست ترین دور تھا صدیوں سے انسانیت جس پستی و نشیب کی طرف جا رہی تھی۔ اس کے آخری نقطہ پر پہنچ گئی تھی۔ روئے زمین پر اس وقت کوئی ایسی طاقت نہ تھی۔ جو گرتی ہوئی انسانیت کا ہاتھ پکڑ سکے۔ اور ہلاک کے غار میں اسکو گرنے سے روک سکے۔ نشیب کی طرف جاتے ہوئے روز بروز اس کی رفتار میں تیزی پیدا ہو رہی تھی۔ انسان اس صدی میں خدا فراموش ہو کر کامل طور پر خود فراموش بن چکا تھا۔ وہ اپنے انجام سے بالکل بے فکر اور بے خبر اور برے بھلے کی تمیز سے قطعاً محروم ہو چکا تھا پیغمبروں کی دعوت کی آواز عرصہ ہوا دب چکی تھی۔ جن چراغوں کو یہ حضرات روشن کر گئے تھے۔ وہ ہواؤں کے طوفان میں یا تو بجھ چکے تھے۔ یا اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اس طرح ٹمٹما رہے تھے۔ جن سے صرف چند خدا شناس دل روشن تھے۔ جو شہروں کو چھوڑ کر چند پورے پورے گھروں میں بھی اجالا نہیں کر سکتے تھے وغیرہ وغیرہ"

اس زمانے کا اس طرح نقشہ کھینچنے کے بعد یہی مصنف تحریر فرماتا ہے۔

"ایسے وقت میں اللہ تعالے نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی و رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ تاکہ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی۔ انسانوں کی غلامی سے اللہ کی عبودیت دنیا اور آخرت کی بدبختی سے دنیا اور آخرت کی سعادت کی طرف نکال کر لائیں"

پہلے اقتباس مندرجہ بالا میں جو نقشہ دنیا کا قبل بعثت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مصنف نے کھینچا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ صحرائے عرب میں جو دنیا آباد تھی۔ اس کا کیا عالم تھا۔ وہ خدا کی عبادت کا گھر یعنی کعبہ جس کی بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے عظیم الشان پیغمبر خدا نے ڈالی تھی۔ ایک عظیم الشان بتکدے میں تبدیل ہو چکا تھا لیکن آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے تھوڑا عرصہ پہلے چند ایسے انسان بھی قریش میں پیدا ہوئے۔ جن کو بت پرستی اور ملک کے بت پرستانہ طور و طریق سے سخت نفرت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ورقہ بن نوفل۔ عبد اللہ بن جحش۔ عثمان بن الحویرث اور زید بن عمرو بن نفیل چاروں نے بت پرستی قطعاً ترک کر دی۔ باقی تینوں تو نصرانیت کی آغوش میں پناہ گزین ہو گئے۔ مگر زید بن عمرو بن نفیل کی تسلی کسی موجودہ مذہب سے نہ ہوئی وہ اپنے تئیں دین ابراہیم کا حقیقی پیرو سمجھتا تھا۔ اور اس کی تبلیغ بھی کرتا تھا۔ بخاری شریف میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا دختر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت آتی ہے۔ کہ انہوں نے زید کو دیکھا تھا کہ ایک بار وہ کعبہ کی دیوار سے پیٹھ لگا کر لوگوں سے کہہ رہا تھا۔ کہ اے اہل قریش بخدا تم میں سے کوئی شخص بجز میرے دین ابراہیم پر نہیں ہے۔ عرب میں لڑکیوں کو دفن کرنے کی بری رسم تھی۔ زید نے اس رسم کی سخت مخالفت کی۔ اگر کوئی شخص ایسا ارادہ رکھتا۔ تو جا کر اس سے لڑکی مانگ لیتا۔

زید کے علاوہ اور بھی کئی افراد تھے۔ جنہوں نے دین ابراہیمؑ کی تجدید کی کوشش کی۔ چنانچہ ان میں سے سب سے زیادہ مشہور امیہ بن ابی صلت ہے۔ یہ طائف کا رئیس اور مشہور شاعر تھا۔ اسکے اشعار توحید کے رنگ میں ڈوبے ہوئے تھے اور اتنے اچھے تھے کہ ایک دفعہ ایک سفر میں ایک صحابی نے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ردیف تھے۔ امیہ بن ابی صلت کا ایک شعر پڑھا۔

ہر احمدی کم از کم ایک احمدی سال میں ضرور بنائے

سات روزے رکھنے کی تحریک

قادیان ۲۸ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں اولاً تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہر احمدی کو سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے ملک کے خطرناک اندرونی اختلافات اور فتنہ و فساد دور کرنے کیلئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ اور سات روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا پہلا روزہ ۱۳ فروری بروز جمعرات کو رکھا جائے۔ اس کے بعد ہر جمعرات کو روزہ رکھ کر سات روزے پورے کئے جائیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

تو آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "اور صحابی مذکور نے اسی طرح سو شعر سنائے۔ اور ہر شعر پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے جاتے۔ کہ "اور" اخیر میں آپ نے فرمایا۔ کہ افسوس امیہ مسلمان ہوتے ہوتے رہ گیا۔

اگر تفحص و تلاش سے کام لیا جائے۔ تو متذکرہ بالا کے علاوہ اور بھی کئی افراد ایسے نکل آئیں گے۔ جنہوں نے اسی زمانے میں خالص توحید اور دین ابراہیمی کی تجدید کے لئے کام کیا۔

اس سے جہاں ایک یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ عرب بھی اپنے آپ کو دین ابراہیمی کے پابند سمجھتے تھے۔ اگرچہ انہوں نے اسکی بالکل قلب ماہیت کر رکھی تھی۔ وہاں اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ کہ جب دنیا اور کسی قوم کی حالت ایسی ابتر اور تباہ ہو جاتی ہے۔ جیسی کہ دنیا اور عرب کی اس وقت تھی۔ تو ان لوگوں کی کوشش جو بصیرت کے جذبات کے بیدار ہونے سے بیدار ہو جاتے ہیں۔ کوئی ایسی تحریک چلانے میں یا ایسی فعال جماعت بنانے میں جو دنیا یا کم از کم اس قوم میں ہی انقلاب لے آئے۔ کچھ بڑی کامیابی نہیں حاصل کر سکتی۔ انکی تبلیغ سے کسی قدر بیداری تو شاید پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر وہ عظیم الشان کام جو ایک نبی اللہ ہی کر سکتا ہے۔ وہ نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے ابن ابی صلت ایک ایسا قابل شاعر تھا۔ کہ اس کے توحیدی کلام نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی ایسے کلمات نکلوا دیئے۔ جنہوں نے گویا اسکی تاثیر کلام پر مہر توثیق ثبت کر دی ہے۔ مگر وہ کام جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا۔ اس کا یہ شاعرانہ کلام ہزارواں تو کیا کروڑواں حصہ بھی نہ کر سکا۔ ایسے لوگ اپنے لئے یا اپنے تنگ حلقۂ احباب کے لئے تو شاید کچھ کر سکتے ہیں۔ مگر وہ عالمگیر روحانی اور دینی تحریک جس کو اٹھانے کے لئے اللہ تعالےٰ انبیوں کو مبعوث کرتا ہے۔ وہ ایسی غیر شعوری مجتہدانہ کوشش سے معرض وجود میں نہیں آ سکتی۔

قابل غور ہے کہ جو نقشہ اوپر قابل مصنف نے بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کی دنیا کا کھینچا ہے۔ کیا وہ حرف بحرف موجودہ دنیا پر چسپاں نہیں ہوتا۔ کیا آج انسانیت پستی و نشیب کے آخری نقطہ پر نہیں پہنچ گئی کیا آج انسان خدا فراموش ہو کر کامل طور پر خود فراموش نہیں بن چکا۔ کیا آج وہ اپنے انجام سے بالکل بے فکر اور بے خبر اور برے بھلے کی تمیز سے قطعاً محروم نہیں ہو چکا۔ کیا پیغمبروں کی دعوت کی آواز عرصہ ہوا دب نہیں چکی۔ کیا جو چراغ وہ روشن کر گئے تھے۔ وہ ہواؤں کے طوفان میں بجھ نہیں گئے۔ یا کیا اگر وہ چند خدا شناس دلوں میں ہیں۔ بھی تو کیا وہ اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں اسی طرح نہیں ٹمٹما رہے۔ جو شہروں کو چھوڑ چند پورے پورے گھروں میں بھی اجالا نہیں کر سکتے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آج بھی دنیا کا نقشہ اسی طرح ہو گیا ہے۔ جس طرح چھٹی صدی مسیحی میں ہو گیا تھا۔ بلکہ کیا کہیں اس سے بھی تاریک تر اور بدتر دور یہ نہیں ہے۔ جس سے آج دنیا گذر رہی ہے۔

اگر دنیا کی حالت ایسی ہی ہو چکی ہے بلکہ اس سے بھی بدتر تو پھر یہ خیال کہ چند غیر شعوری مجتہدوں یا چند علماؤں یا چند شیریں کلام شعراء کی کوششوں سے کوئی ایسی تحریک پیدا ہو گی۔ جو دنیا کی روحانی اور اخلاقی حالتوں کا نقشہ بدل کر رکھ دیگی۔ کتنا خام خیال ہے۔ جب دنیا تاریکی کی ان اتھاہ گہرائیوں میں گر جاتی ہے۔ جس میں کہ اب گر گئی ہے۔ یا چھٹی صدی مسیحی میں گر گئی تھی۔ تو کیا سوا خدا کے ہاتھ کے کوئی ہے جو یہ دعویٰ کر سکے۔ کہ وہ دنیا کے سفینہ کو ان اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر درخشاں ساحلوں کے کناروں سے لگا دیگا۔

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی کامل تعلیم ہم کو پار لگا دیگی۔ ان سے سوال ہے کہ کیا قرآن کریم کی تعلیم آج مکمل ہوئی ہے۔ کیا شروع سے لیکر آج تک یہی مکمل تعلیم دنیا کے پاس موجود نہیں رہی۔ پھر کیا اسکی وقتاً فوقتاً مجددین حق تجدید نہیں کرتے رہے۔ پھر ان باتوں کے باوجود دنیا کی یہ حالت کیوں ہو گئی ہے۔ اگر یہ مکمل تعلیم ہی کافی ہے۔ تو قومیں کیوں بگڑ گئی ہیں۔ چودہ سو سال میں خلافت راشدہ کا زمانہ کیوں پھر ایک بار بھی دنیا پر نہیں آیا۔ بے شک تعلیم تو قیامت تک ہی مکمل چلی جائیگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اس تعلیم کی صرف ظاہری حفاظت تک ہی محدود نہیں ہو سکتی۔ یقیناً اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ اسکی معنوی حفاظت کو بھی محصور کرتا ہے۔ خود ہی اسکی معنوی حفاظت کا بھی ذمہ دار ہے۔ یہ کام اس نے غیر شعوری مجتہدوں۔ قومی شاعروں اور علماء کے سپرد نہیں کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آج بھی وہ ایسا انسان خود ہی مامور کرے۔ کہ جو اسی مکمل

چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کی صحت

تسلی بخش طور پر ترقی کر رہی ہے

لندن ۲۷ فروری۔ مکرمی چودھری ظہور احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کی صحت تسلی بخش طور پر ترقی کر رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس مجاہد بھائی کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

ایک معقول سوال

معاصر "کوثر" کے مدیر سے کسی نے پوچھا۔ کہ کیا آپ امام مہدی علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں"۔ آپ نے اس کا جواب نفی میں دیا ہے۔ مگر سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی جو مدیر کوثر کے امیر جماعت ہیں۔ اپنے رسالہ تجدید و احیائے دین میں فرماتے ہیں:۔

عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے۔ اور دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو۔ خواہ اس دور میں پیدا ہو۔ یا زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو۔ اسی کا نام الامام المہدی ہے۔ جس کے بارے میں صاف پیشگوئیاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود ہیں۔ پھر حاشیہ میں شاطبی کے موافقات سے خلافت علی منہاج والی حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:۔

"اس میں تاریخ کے پانچ مرحلوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جن میں سے تین گذر چکے ہیں۔ اور چوتھا اب گذر رہا ہے۔ آخر میں جس پانچویں مرحلہ (خلافت علی منہاج نبوت۔ ناقل) کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ تمام قرائن بتا رہے ہیں۔ کہ انسانی تاریخ تیزی کے ساتھ اسکی طرف بڑھ رہی ہے۔ آسمانی ساخت کے سارے "ازم" آزمائے جا چکے ہیں۔ اور بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ آدمی کے لئے اب اس کے سوا چارہ نہیں۔ کہ تھک ہار کر اسلام کی طرف رجوع کرے۔" پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۳۳ پر فرماتے ہیں:۔

اگر یہ توقع صحیح ہے۔ کہ ایک وقت میں اسلام تمام دنیا کے افکار تمدن اور سیاست پر چھا جانے والا ہے تو ایسے ایک عظیم الشان لیڈر کی پیدائش بھی یقینی ہے۔ جس کی ہمہ گیر و پر زور قیادت میں یہ انقلاب رونما ہوگا جن لوگوں کو ایسے لیڈر کے ظہور کا خیال سنکر حیرت ہوتی ہے۔ مجھے ان کی عقل پر حیرت ہوتی ہے۔ جب خدا کی اس خدائی میں لینن اور ہٹلر جیسے ائمہ ضلالت کا ظہور ہو سکتا ہے۔ تو آخر ایک امام ہدایت کا ظہور کیوں مستبعد ہے؟"

جس تحدی سے مودودی صاحب نے الامام المہدی کی آمد بیان کی ہے۔ وہ مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے۔ ایسے امام ہدایت کا انتظار لوگوں کے لئے قدرتی امر ہے۔ اس لئے ایسے سوال کو تشنہ جواب چھوڑ کر اپنی لن ترانیاں کچھ جچتی نہیں ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات پر غور کرنے سے اور مودودی صاحب کے اشاروں کے پڑھنے کے بعد قدرتاً انسان کے دل میں سوال اٹھتا ہے۔ کہ

وہ آپ کا امام ہدایت کب آئیگا؟

آخر وہ شاہسوار قیادت کب آئیگا؟
پُر فتنہ و فساد سے ہیں بحر و بر تمام
موجود لیڈران جہنم تو ہیں بہت
کیا کیا ائمہ آج ضلالت کے آ چکے
آئے ہیں کیا کیا لینن و ہٹلر سے اہرمن
پُر ہو گا کب مجدد کامل کا یہ مقام
رفتار زیست جس کا تقاضا ہے کر رہی
سارے خزانے اپنے زمیں نے اگل دیئے
تنویر آنے والا جو تھا وہ تو آ چکا

میداں میں جس کی اب ہے ضرورت کب آئیگا؟
شاہزادۂ امان و سلامت کب آئیگا؟
اک رہنمائے منزل جنت کب آئیگا؟
پر آپ کا امام ہدایت کب آئیگا؟
لیکن خدا کا مہدئ رحمت کب آئیگا؟
تجدید کا وہ دیو سیاست کب آئیگا؟
طالب ہے جس کی آپ کی فطرت کب آئیگا؟
لائیگا آسماں سے جو برکت کب آئیگا؟
اب لاکھ چیختی رہے خلقت "کب آئیگا؟"

202

چھ مارچ کا عبرتناک دن

اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اسکی جزا یہی ہے

(درثمین)

زندگی کی کشمکش میں ایک دن کی حیثیت کتنی معمولی سی ہوتی ہے۔ ہر نیا دن جو آتا ہے۔ وہ اپنے گزرنے کے ساتھ ہی اپنی یاد ہمارے دلوں سے محو کر جاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لیے زندگی کے ہنگاموں میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ بعض دن اگر کسی فرد قوم یا ملک کے لئے کوئی خاص اہمیت رکھنے والے ہوں۔ تو ان کی یاد چند دنوں مہینوں سالوں یا زیادہ سے زیادہ چند صدیوں تک زمانے میں رہ جاتی ہے۔

بعض زندۂ جاوید دن

لیکن بعض دن ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہمارا عزیز وحکیم رب اپنی کسی خاص رحمت یا قہری تجلی کی آماجگاہ بنا لیتا ہے۔ تب انہیں ایک خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسی خصوصیت جو انہیں حیات دوام کا مرتبہ بخش دیتی ہے۔ نسلوں کے بعد نسلیں آتی ہیں۔ اور ختم ہو جاتی ہیں۔ قوموں کے بعد قومیں آتی ہیں۔ اور ایک معین عرصہ کے بعد نابود ہو جاتی ہیں۔ تہذیب وتمدن کے بڑے بڑے عظیم الشان ایوان کھڑے ہوتے ہیں۔ اور پھر پیوند خاک ہو جاتے ہیں۔ بڑی بڑی شاندار حکومتیں قائم ہوتی ہیں۔ اور پھر ان کے تختے الٹ جاتے ہیں۔ لیکن ایسے دنوں کی یاد جو اللہ تعالےٰ کے کسی خاص نشان کے مظہر ہوں۔ ایک غیر معمولی عظمت یا ایک فوق العادت ہیبت کے ساتھ برابر قائم چلی جاتی ہے۔ اور گردش زمانہ کا کوئی دور اسے مٹا نہیں سکتا۔

چھ مارچ کا تاریخی دن

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کا دن بھی اسی قسم کے زندہ جاوید اور یادگار دنوں میں سے ایک دن ہے اس دن خدا لئے ذوالعرش المجید نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی پاداش میں اور اسلام اور احمدیت کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے مشہور آریہ سماجی لیڈر پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کا عبرتناک قہری نشان ظاہر فرمایا تھا۔ پنڈت لیکھرام کی موت کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ یہ واقعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کے لیے ہمیشہ مقام عبرت بنا رہے گا۔ زمانہ خواہ ہزاروں کروٹیں بدلے۔ لیکن چھ مارچ کا دن ہمیشہ دنیا کو اس امر کی یاد دلاتا رہے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے محبوب بندوں کے لیے کس قدر غیرت رکھتا ہے۔ اور ان کے حق میں گستاخی کرنا کس قدر خطرناک فعل ہے۔ آج جبکہ اس واقعہ کو نصف صدی گزرتی ہے۔ آیئے اس کا تذکرہ کرکے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

لیکھرام کے مختصر حالات

پنڈت لیکھرام ۱۸۵۹ء میں ایک موہیال برہمن تاراسنگھ نامی کے ہاں بمقام کہوٹہ ضلع راولپنڈی پیدا ہوا۔ جوان ہو نے پر چودہ برس محکمہ پولیس میں ملازمت کی۔ بالآخر ۱۸۸۶ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر آریہ سماج کا پرچارک بن گیا۔ انہی دنوں حجۃ اللہ حضرت احمد علیہ السلام نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذاہب کی حقانیت ثابت کریں۔ پنڈت لیکھرام نے بجائے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے اور متانت کے ساتھ جواب دینے کے یہ طریق اختیار کر لیا۔ کہ اسلام اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہائت درجہ گندے اور رکیک حملے شروع کر دیئے حضرت امام برحق علیہ السلام نے بار بار سمجھایا۔ کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ لیکن یہ شخص برابر شوخی میں بڑھتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ جب حضرت اقدس نے آریہ سماج کے لیڈروں کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ تو اس نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل دعا شائع کر کے خود اپنی موت کو دعوت دی۔

”جس طرح میں اور راستی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی قرآن اور اس کے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں۔ ان کو غلط اور جھوٹا جانتا ہوں۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے۔ اور وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا۔ اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے ...... اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ راقم آپکا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ سماج گزٹ فیروزپور پنجاب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

لیکھرام کی اس دعا کو اللہ تعالےٰ نے منظور فرمایا۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر مندرجہ ذیل پیشگوئی شائع فرمائی

(۱) ”خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ ..... خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

(۲) ”میں نے دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ ..... میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اسکو دیکھتا تھا۔ کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟“

(ٹائیٹل پیج برکات الدعا)

یہ عظیم الشان پیشگوئی اتنی واضح اور صاف تھی۔ کہ خود دشمن بھی اعتراف کرتے ہیں کہ ”پیشگوئی کی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہائت دردناک حالت میں مرے گا۔“

اخبار پنجاب سماچار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء

”ہمارا ماتھا تو اس وقت ٹھنکا تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔“

(انیس ہند ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی

اب آیئے دیکھیں یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔ اپنے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ آریہ سماجیوں کی زبان قلم سے واقعات عرض کیے جاتے ہیں۔

مہاشہ سنت رام آشفتہ پنڈت لیکھرام کی سوانح عمری لکھتے ہوئے بتاتے ہیں ..... ۱۴ فروری ۱۸۹۷ء کے دن جبکہ دیانند کالج کے ہال میں ایک شخص آپ کو تلاش کرتا ہوا دیکھا گیا۔ اور آپ سے ملکر کہا کہ عرصہ دو سال سے مسلمان ہو گیا ہوں شدھ کر لیں تو فوراً وعدہ کیا کہ ضرور شدھ کرینگے۔ حالانکہ صورت شکل خوفناک معلوم ہوتی تھی۔ اس کی آواز مہیب لہجہ لئے ہوئے تھی.... آریہ بھائیوں نے بہتیرا مسافر سے کہا۔ کہ یہ خوفناک شخص ہے۔ اس کا ہرگز ہرگز اعتبار نہ کریں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر بھائی یہ دھرم گرہن کرنا چاہتا ہے سب کو ٹال دیا ... ا . سخت حیرانی پیدا ہوتی ہے کہ جب تمام لوگ اس معاش کو خوفناک اور بھیانک بیان کرتے تھے۔ اور اسکو ریاکار اور دھوکہ باز سمجھتے تھے۔ تو لیکھرام جیسا تجربہ کار اور جہاندیدہ شخص جس نے پولیس میں سالوں تک ملازمت کی تھی۔ .... کس طرح دھوکہ کھا سکتا ہے ....

چھ مارچ کا نامبارک دن اور شام کا وقت ہے .... بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی دیانند کے جیون چرتر کے کاغذات مکمل کر رہے ہیں۔ سامنے وہی سفاک بیٹھا ہے۔ جو شدھ ہونے کا بہانہ کرکے

آیا ہوا ہے۔ آج اس کی حالت عجیب و غریب ہے۔ بدن کانپ رہا ہے۔ آنکھوں میں خون اترا ہوا ہے۔ چہرہ دم بدم بدلتا جاتا ہے۔ اتار چڑھاؤ جاری ہے۔ کبھی وہ باہر کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی کمبل کے اندر ہاتھ ڈالتا ہے۔ پنڈت لیکھرام مہرشی دیانند کے جیون چرتر کا وہ حصہ ختم کرتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے ویدک دھرم پر اپنی جان قربان کر دی۔ تو پھر تھکاوٹ سے اور دل پر چوٹ لگنے سے چارپائی سے اٹھے دونوں ہاتھ سر کی طرف اٹھا کر انگڑائی لی۔ کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجے میں گھونپ دیا۔ اور آٹھ دس زخم لگا کر انتڑیاں باہر نکال دیں۔ ... اس نے کسی قسم کا شور نہیں مچایا۔ اگر ایسا کرتا۔ تو ممکن تھا۔ قاتل پکڑا جاتا۔ مگر اس نے خود ہمت کی۔ اور انتڑیاں پیٹ میں ڈالیں۔ قاتل اپنا کام کر کے چلتا بنا۔ پنڈت لیکھرام ہسپتال پہنچائے گئے۔ پیٹ چاک تھا۔ انتڑیاں باہر تھیں۔ خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ ..... جسم سے خون کے چشمے پھوٹ پھوٹ کر دو گھنٹے تک بہتے رہے۔ باوجودیکہ، زخم سیئے گئے۔ ڈاکٹروں نے جان توڑ کر علاج کیا۔ مگر پیغام اجل آ پہنچا۔"

(بہادر لیکھرام مصنفہ سنت رام آشفتہ)

مندرجہ بالا عبارت کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تصدیق کرتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سطور اپنے خاص تصرف سے لکھوائی ہیں۔ کیونکہ ان میں پیشگوئی کی ایک ایک شق کو کھلے الفاظ میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔ خاکسار خورشید احمد۔

صوبائی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس عام

قادیان ۲۸ فروری۔ دوسری صوبائی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس عام کل ۱۰½ بجے صبح شروع ہوگا۔ جس میں خان بہادر میاں افضل حسین صاحب اور دیگر ماہرین تعلیم شمولیت فرمائیں گے۔ اس اجلاس میں قادیان کے تعلیم یافتہ اصحاب کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ (سکرٹری ایسوسی ایشن)

"مجدد اعظم" مؤلفہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم کا ایک حوالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قدم منہاج نبوت پر ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ کا نبی اور رسول تسلیم کرتے تھے۔ اور اس بات پر حلف اٹھاتے تھے۔ کہ آپ مدعی نبوت ہیں۔ اور اس دنیا کی نجات آپ کے ماننے سے ہی وابستہ ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام کی وفات کے چند سال بعد غیر مبایعین نے اپنے ذاتی اختلافات کی وجہ سے اس عقیدہ میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اور لوگوں کے سامنے یہ بات پیش کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ صرف ایک مجدد تھے۔ اور اب وہ اس بات پر حلفی بیان شائع کر رہے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی نہ تھے۔

لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو راستباز تسلیم کرتا ہے۔ اسے آپ کے تمام دعاوی پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اور ان تمام دعاوی میں سب سے اہم آپ کا دعویٰ نبوت ہے۔ غیر مبایعین اصحاب اگرچہ مصلحتِ وقت کے ماتحت اب اس دعویٰ کو تو تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن جب حضور کے عظیم الشان کام کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو اس کام کا موازنہ کرتے ہوئے وہ اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انبیاء کی صف میں شمار کریں۔ کیونکہ حضور کا عظیم الشان کام اس بات پر شاہد ہے۔ کہ یہ کام ایک نبی کا ہے۔ کسی دوسرے انسان کا نہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم اپنی مایۂ ناز کتاب مجدد اعظم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آپ کا علم کلام قرآن کریم کے پیش کردہ اصول اور دلائل پر مبنی تھا۔ آپ کے نزدیک انسانی فلسفہ خواہ وہ یونانی ہو۔ یا موجودہ یورپین فلسفہ ہو۔ اس وقت صحیح قرار دیا جا سکتا ہے۔ جب وہ قرآن کریم کے مطابق ہو

اس معاملہ میں حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کا قدم منہاج نبوت پر تھا۔ کیونکہ یہ امر تمام حکمائے اسلام کو مسلم ہے۔ کہ فلاسفر ظاہر سے باطن کی طرف استدلال کرتا ہے۔ اور نبی باطن سے ظاہر کی طرف استدلال کرتا ہے۔ مثلاً ایک فلاسفر کائنات اور قوانین قدرت پر غور کر کے خدا کی ہستی پر دلیل قائم کرتا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ کوئی خدا ہونا چاہیئے۔ لیکن ایک نبی خدا سے براہِ راست تعلق پکڑ کر اور اسے اپنے قلبی حواس سے محسوس کر کے یقین اور معرفت کے عالی مقام پر پہنچکر دنیا کے سامنے اعلان کرتا ہے کہ خدا ہے۔"

(مجدد اعظم جلد ۳ صـ۲۴)

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب اسکی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے خدا کی ہستی کو یقینی دلائل کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس طرح کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ کہہ کر اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے اہل دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا تھا۔ اسی طرح آپ کی کامل اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی ہستی کا ثبوت پیش کیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"ہمارے زمانہ میں جب مادہ پرستی اور دہریت اپنے پورے عروج پر تھی۔ اور اہل معرفت و روحانیت سے وہ نہایت حقارت کے ساتھ اپنے مشاہدات و تجربات کو پیش کرنے کا مطالبہ کرتی تھی۔ اور مادہ پرستوں کا صاف صاف اعلان تھا۔ کہ جب تک مشاہدہ اور تجربہ ساتھ نہ ہو۔ محض زبانی باتیں اور فلسفی دلائل قطعاً تسلی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دونوں فریق اپنی اپنی جگہ دلائل رکھتے ہیں۔ اس وقت حضرت مرزا صاحب نے بڑی دلیری کے ساتھ بانگ دہل اعلان کیا۔ کہ میں نے قرآن اور سنت کی اتباع سے ان تمام امور معرفت و روحانیات کا تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے"

(مجدد اعظم جلد ۳ صـ۲۵)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عظیم الشان کام کی وجہ سے غیر مبایعین کے نزدیک بھی زمرہ انبیاء میں شامل ہیں۔ اور آپ کا قدم منہاج نبوت پر ہے۔

پس غیر مبایعین اصحاب کو انصاف سے سوچنا چاہیئے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اور ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب ایک زمانہ میں اپنی تحریر و تقریر میں اس بات کا اقرار کر چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول ہیں۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم ۱۹۴۳ء میں اپنی کتاب کے مندرجہ بالا اقتباسات میں آپ کا قدم منہاج نبوت پر قرار دیتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں صحیح طریق یہی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی نبوت کا واضح طور پر اقرار کر لیا جائے۔ اور آپ کے کامل متبعین میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

(خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان)

دس مبلغین کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک تازہ ارشاد کے بموجب دس مبلغین فوری طور پر بیرون ہند بھجوانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے جن دوستوں نے ابھی تک زندگیاں وقف نہ کی ہوں۔ دینی معلومات کافی ہوں۔ تبلیغ کا شوق اور تجربہ ہو۔ صحت اچھی ہو۔ تا محنت مشقت کا کام کر سکیں۔ عمر ۲۰/۳۵ سال کے درمیان ہو۔ مولوی فاضل ہوں اور اگر مولوی فاضل پاس نہ ہوں تو عربی میں تقریر کر سکتے ہوں۔ گریجوایٹ ہوں اور اگر گریجوایٹ نہ ہوں تو انگریزی میں تقریر کر سکتے ہوں۔ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ نیز وہ واقفین جن کو ابھی تک انتخاب نہ کیا گیا ہو۔ اور مندرجہ بالا معیار کے مطابق ہوں۔ تو وہ یاددہانی کرا دیں۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ تا حضور کے ارشاد کی تعمیل

نماز تہجد کے لئے جاگنے کے تیرہ ۱۳ طریق

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ (مزمل ع ۱) یقیناً رات کا اٹھنا نفس کو مارنے کے لئے سخت تر اور بات کو بہت درست کرنے والا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۱۶ء کی معرکۃ الآراء تقریر جو کہ کتاب "ذکر الٰہی" کے نام سے مشہور ہے اس ایک حصہ کا خلاصہ نقل کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب ان پُر فتن ایام میں اندر چستی پیدا کریں۔ اور نماز تہجد میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر گڑگڑائیں اور دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی اشاعت اور دنیا کی ہدایت کے لئے غیر معمولی سامان پیدا فرمائے۔ اور اپنے خاص بندوں کا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ ؎

پیشہ ہے رونا ہمارا پیش ربِّ ذوالمنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

وہ تیرہ طریق یہ ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

(۱) غروب آفتاب کے بعد جتنی دیر تک ذکر الٰہی کرو گے۔ اتنی ہی دیر طلوع آفتاب سے قبل جاگ اٹھو گے۔

(۲) نماز عشاء کے بعد باتیں نہ کرو۔ اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے سو جاؤ۔

(۳) تازہ وضو کر کے سونا چاہیئے۔

(۴) ذکر الٰہی کرتے ہوئے سوئیں۔

(۵) تہجد کے وقت جاگنے کا پختہ عزم کریں۔

(۶) نماز وتر کو تہجد کے لئے باقی رکھیں (یہ ان کے لئے ہے جو اپنے پر پورا قابو رکھیں)

(۷) نماز عشاء کے بعد نوافل پڑھیں حتّٰی کہ نیند آنے لگے۔

(۸) نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

(۹) نیند سے قبل کئی گھنٹے کھانا کھا لیں کریں۔

(۱۰) جسم پاک صاف ہو۔

(۱۱) بستر بھی پاک و صاف ہو۔

(۱۲) زوجہ سے الگ ہو کر سوئے (جن کو اپنے نفس پر قابو نہ ہو)

(۱۳) کسی کے کینہ و بغض سے دل کو صاف کر کے سوئیں۔

احباب ان طریق کو خوشخط لکھ کر خوابگاہ میں لٹکائیں۔ اور خود بھی عمل کریں۔ اور اہل و عیال سے بھی عمل کرائیں۔ یہ روحانی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ۝

قریشی محمد حنیف قمر

احباب جماعت احمدیہ!

بے شک آپ کی مصروفیات زیادہ ہیں۔ لیکن ان مصروفیات کا اثر یا فائدہ آپ کی دنیاوی زندگی تک محدود ہے جو زیادہ سے زیادہ ستر اسّی سال ہوگی۔ اس کے بعد آپ کو ایسی زندگی ملے گی جہاں عبادت جیسی ہی چیز کام آئے گی۔

یہ جہاد کا زمانہ ہے۔ جو تمام عبادات سے افضل عبادت ہے۔ جہاد کے ایام میں تو جہاد سے بے اعتنائی برتنا۔ اور ذکر الٰہی کرنا قابل قدر نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ دنیاوی مصروفیات پر آپ کو معذور قرار دیا جائے۔

امام وقت تاکید آپ سے مطالبہ فرماتے ہیں کہ تبلیغی جہاد کے لئے صف آراء ہو جاؤ۔ اس وقت دنیاوی مصروفیات کا بہانہ کرنا آپ کو یقیناً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صف میں کھڑا نہیں کرتا۔

پس اپنی تمام مصروفیات اور معذوریوں کی گردنیں کاٹ دو۔ جس طرح جنگ حنین میں صحابہ کرامؓ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ کے اس نقرہ پر کہ اے انصار! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ انہوں نے اپنی بھاگتی ہوئی سواریوں کی جو ان کی راہ میں روک تھیں گردنیں کاٹ ڈالیں۔

مبارک ہیں وہ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دن رات تبلیغ پر لگ جاتے ہیں۔ اور چین نہیں لیتے جب تک حضور کے اس ارشاد کی تعمیل نہیں کر لیتے۔ کہ وہ ہر سال ایک نیا احمدی بنائیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ

احمدی گریجوایٹ صاحبان کی آگاہی کے لئے

امتحان مقابلہ پراونشل سروس یعنی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (E-A-C) جو کہ کئی سال سے بوجہ جنگ عظیم بند تھا۔ امسال اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ہونے والا ہے۔ جو نوجوان اس امتحان میں شامل ہونے کے خواہشمند ہوں۔ وہ درخواست فارم مجوزہ پر جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کے دفتر سے بلاقیمت ملتا ہے۔ یکم اپریل ۱۹۴۷ء سے پیشتر صاحب موصوف کی خدمت میں دستی یا بذریعہ رجسٹری ارسال کر دیں۔ درخواست دہندہ کم از کم B.A ہو۔ اور اس کی عمر ۲۱ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ اس درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ شامل کئے جانے ضروری ہیں

(۱) B.A کا ڈگری سرٹیفکیٹ (۲) میٹرکولیشن سرٹیفکیٹ (۳) کالج کے پرنسپل صاحب کا سارٹیفکیٹ بہ نسبت نیک چال چلن (۴) دو معززین کے سرٹیفکیٹ بہ نسبت نیک چال چلن۔ جو کہ اس کے رشتہ دار نہ ہوں۔ علاوہ مندرجہ بالا اصل سرٹیفکیٹ کے ہر ایک سرٹیفکیٹ کی ایک مصدقہ نقل بھی شامل کی جائے۔

درخواست درج رجسٹر ہو جانے کے بعد یکم اگست ۱۹۴۷ء سے پیشتر مبلغ ۵۰/- روپے فیس داخلہ امتحان خزانہ سرکاری میں داخل کر کے رسید خزانہ بخدمت سیکرٹری صاحب پبلک سروس کمیشن پنجاب لاہور بھیج دی جائے جہاں سے سارٹیفکیٹ داخلہ موصول ہو جائے گا۔

ملازمان سرکاری بھی اس امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ B.A ہوں اور ان کی عمر ۲۵ سال سے زائد نہ ہو۔ اور ان کی مستقل ملازمت چار سال سے کم نہ ہو۔ درخواست فارم مجوزہ پر مجوزہ مذکورہ سرٹیفکیٹ کے اپنے محکمہ کی معرفت بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جس میں کہ وہ ملازمت کر رہے ہوں ارسال کرا دیں۔ درخواست یکم اپریل ۱۹۴۷ء سے پہلے صاحب موصوف کی خدمت میں پہنچنی لازمی ہے۔ باقی امور اگر کوئی دریافت طلب ہوں تو دفتر [illegible] بہادر ضلع سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

قاسم الدین از سیالکوٹ

ہسپانیہ کو دیکھ کر ایک دردمند احمدی مجاہد کے تاثرات

اے خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو اس سرزمین میں پھر قائم کر

ملک ہسپانیہ کا نام ایک دردمند دل مسلمان کے اندر ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ اس کی مثال بھی خطۂ ارض پر ملنی محال ہے۔ آہ! وہ قوم جس کے آباؤ اجداد نے اسلام کی بے مثال خدمت کی۔ دینی اور دنیوی لحاظ سے دنیا بھر کو مالا مال کیا۔ کیا بلحاظ علم و ہنر۔ اور کیا بلحاظ تہذیب و تمدن۔ آج ان کی قبروں تک کا نشان نہیں پایا جاتا آج اس ملک پر تعصب و جہالت کا دور دورہ ہے۔ اے خدا تو ان روحوں کی دعاؤں کو سن اور جلد اس کو اسلام و احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ تا جلد توحید قائم ہو جائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم ہو جائے۔ دنیا سے بے چینی دور ہو۔ اور حقیقی امن قائم ہو۔ آمین

کرم الٰہی ظفر

گمشدہ کمبل کس کا ہے؟ جو گاڑی دوپہر کو امرتسر سے قادیان پہنچتی ہے۔ اس گاڑی کے انٹر کلاس کے ڈبہ سے ایک کمبل آج سے چند روز قبل ملا تھا۔ بورڈ پر اعلان کے باوجود کوئی دوست لینے نہیں آئے۔ جس دوست کا ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں۔ محمد ابراہیم عابد واقف زندگی انچارج دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تازہ اور ضروری خبریں

لاہور ۲۷ فروری:- پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل نے حکومت پنجاب کے خلاف ایجی ٹیشن کی کامیابی کے سلسلے میں ایک طویل قرارداد منظور کی ہے جس میں پنجاب کے مسلمانوں کو مبارکباد دی گئی ہے۔ اور جو لوگ اس مہم کے سلسلے میں مارے گئے ہیں۔ انہیں خراج عقیدت ادا کیا گیا۔ مجلس عمل نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ۲ مارچ کو صوبہ بھر میں یوم فتح منایا جائے۔ اس سلسلے میں جلسے منعقد کئے جائیں۔ اور رات کو چراغاں کیا جائے۔

نئی دہلی ۲۷ فروری:- آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو انبالہ اور امرتسر میں پولیس کی فائرنگ کی تحقیقات کرے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس فائرنگ میں جو اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے تھے۔ ان میں خواتین بھی شامل تھیں۔ پنجاب مسلم لیگ کے زعماء بھی اس سلسلے میں تحقیقات کریں گے۔

پشاور ۲۷ فروری:- حکومت سرحد نے سرکاری طور پر بیان کیا ہے۔ کہ صوبہ کے طول و عرض میں متعدد جلوس نکالے گئے اور جلسے کئے گئے۔ ایبٹ آباد میں تین جلوس نکالے گئے۔ اور ۱۳ اشخاص گرفتار ہوئے ہری پور میں نو۔ حویلیاں میں نو۔ مردان میں گیارہ اشخاص گرفتار ہوئے۔ مانسہرہ میں بھی مظاہرے ہوئے۔ سردار عبدالرب نشتر پشاور سے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ نے اسلامیہ کالج کے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ حکومت اور مسلم لیگ کے درمیان مفاہمت ہو جائے گی۔

کیا کانگرس مسلم لیگ سے مفاہمت کرنے پر آمادہ ہے؟

نئی دہلی ۲۷ فروری:- معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی سرکردگی میں کانگرس ہائی کمان کے کچھ ارکان یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کو دستور ساز اسمبلی میں شریک کرنے کے لئے مناسب فضا پیدا کی جائے کیونکہ انہیں یقین ہو گیا ہے کہ لیگ کی شرکت کے بغیر اسمبلی کوئی ایسا آئین تیار نہیں کر سکے گی۔ جسے ملک میں نافذ کیا جا سکے۔ اگر پنڈت نہرو اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ تو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی جائیگی۔ جس میں کہا جائیگا۔ کہ کانگرس ۱۶ مئی کے وزارتی سکیم کو ۶ دسمبر کے اعلان کی روشنی میں من و عن بلا کسی شرط کے منظور کرتی ہے۔ اور یہ مانتی ہے۔ کہ ابتدائی گروپ بندی کا فیصلہ سیکشن اسمبلی میں محض سادہ اکثریت سے ہوگا۔

نئی دہلی ۲۷ فروری:- مرکزی اسمبلی کے سپیکر نے یہ رولنگ دیا ہے۔ کہ مرکزی اسمبلی کا ممبر کوئی انگریزی جانتے ہوئے بھی اپنی قومی زبان میں تقریر کر سکتا ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ فوجی حکام کو یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ فسادات کے سلسلے میں وہ کم سے کم تشدد کریں۔ اگر فائرنگ ناگزیر ہو۔ تو جسم کے صرف نچلے حصے کو نشانہ بنائیں۔

لاہور ۲۷ فروری:- پنڈ دادنخان کے مسلم دیہاتی حلقے کے ضمنی انتخاب کے نتیجہ کا اعلان ہو گیا ہے۔ مسلم لیگ کے امیدوار ملک نذر حسین ۶۲۱۳ ووٹ حاصل کر کے اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ آپ کے مد مقابل میجر میاں خان کو صرف ۲۵۰ ووٹ ملے۔ اور اس طرح ضمانت ضبط ہو گئی۔

لاہور ۲۷ فروری:- اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ڈاکٹر عمر حیات ملک رہا کر دیئے گئے ہیں۔ کالج کے طلباء اور سٹاف اور مسلم عوام کی طرف سے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

حیدر آباد ۲۷ فروری:- ڈاکٹر سید عبداللطیف نے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ جب برطانیہ ہندوستان کو مکمل اختیارات منتقل کر دے گا۔ تو ریاست حیدر آباد خود بخود ایک خود مختار سلطنت بن جائیگی۔

دہلی ۲۷ فروری:- حکومت ہند اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ کہ غیر ممالک میں ہندوستان کے سفارت خانوں پر کونسا جھنڈا لہرایا جائے چونکہ ہندوستان کا کوئی جھنڈا نہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال سفارت خانوں پر کوئی جھنڈا نہ لہرایا جائے۔

لائلپور ۲۷ فروری:- گندم دڑہ ۔/۱۰/۹ روپے گندم فارم ۔/۱۴/۹ روپے گڑ دیا ۔/۱۷ تا ۔/۰/۱۹ روپے شکر نیٹ ۔/۰/۲۰ تا ۔/۰/۲۳ گھی دیسی ۔/۰/۱۷۹

مدراس ۲۷ فروری:- وزیر اعظم مدراس مسٹر پرکاشم سے اختلافات کی بناء پر مدراس کے چار وزراء کابینہ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

ہیمبرگ ۲۷ فروری:- ہیمبرگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن کے برطانوی مقبوضہ علاقہ کے ۰ ۶۰ یہودیوں کو آئندہ چند ہفتوں کے اندر فلسطین بھیج دیا جائے گا۔

کراچی ۲۷ فروری:- پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم سندھ نے مسٹر جناح سے درخواست کی ہے۔ کہ آنے والے آئینی تغیرات کے پیش نظر آزاد سندھ کے لئے کانسٹی ٹیوشن کمیٹی مقرر کی جائے کیونکہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد اختیارات سنبھالنے کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔

لاہور ۲۷ فروری:- کل رات چھ خاکساروں کو جلوس نکالنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۷ فروری:- ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۲۸ فروری سے سول نافرمانی شروع کر دی جائے۔

برطانیہ کا تازہ بیان اور ہندو مہا سبھا

پونا ۲۸ فروری:- آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے صدر نے برطانیہ کے تازہ اعلان پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ اس سے ہندوستان کے کئی حصوں میں تقسیم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس طرح ملک کی وحدت کو سخت نقصان پہنچے گا۔ ہندو بھی اسے برداشت نہیں کریں گے۔

ایک احمدی سب انسپکٹر کی بہادری

دہلی ۲۴ فروری:- راجہ محمد عبداللہ خان ریلوے سب انسپکٹر پولیس جو ایک مخلص احمدی ہیں۔ اور مدد خان صاحب مرحوم کے صاحبزادہ ہیں۔ نے گذشتہ سوموار رات کے ذریعے دہلی ریلوے سٹیشن پر ایک مسلح گورکھا سپاہی کو جس نے کئی آدمیوں کو گولی سے ضرر پہنچایا۔ اور جس نے سٹیشن پر ایک خطرناک صورت پیدا کر دی تھی۔ نہایت بہادری اور جانبازی سے گرفتار کر لیا۔

درخواست دُعا

عزیزۃ القدر عطیۃ اللہ بیگم بدستور عارضہ دق تحرقہ علیل ہے۔ اس قدر کمزور ہو چکی ہے۔ کہ دیکھ کر رحم آتا ہے۔ اور طبیعت کو صدمہ لاحق ہوتا ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ کامل اور جلد صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔
(چوہدری احمد شکر اللہ خان)

نئی دہلی ۲۸ فروری:- چین کے ہندوستانی سفیر مسٹر مینن آج بذریعہ طیارہ نانکنگ روانہ ہو گئے

پنڈت نہرو نے ماسٹر تارا سنگھ اور دوسرے سکھ لیڈروں [illegible]

کانگرس پارٹی کا واک آوٹ

کراچی ۲۸ فروری:- سندھ اسمبلی کے اجلاس سے کانگرس پارٹی واک آوٹ کر گئی۔ پارٹی کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا۔ یونیورسٹی بل کے متعلق ہماری ترمیموں کو نہ صرف منظور نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسے اور زیادہ مضر بنا دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کیلئے ہم واک آوٹ کر رہے ہیں۔